صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 29 دسمبر 2008 بمطابق 30 ذی الحجہ 1429ھ صبح گیارہ بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ إِلَّا مَتٰعُ الْغُرُورِ 0 لَتُبْلَوُنَّ فِيٓ أَمْوٰلِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتٰبَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوٓاْ أَذًى كَثِيرًا ۚ وَإِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ۔

(ترجمہ): ہر متنفس کو موت کا مزا چکھنا ہے اور تم کو قیامت کے دن تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلا دیا جائے گا۔ تو جو شخص آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور بہشت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچ گیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔ (اے اہل ایمان) تمہارے مال و جان میں تمہاری آزمائش کی جائے گی۔ اور تم اہل کتاب سے اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں بہت سی ایذا کی باتیں سنو گے۔ اور تو اگر صبر اور پرہیزگاری کرتے رہو گے تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں و آخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

دعائے مغفرت

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر، جو ساتھی وفات پا گئے ہیں اور جو زخمی ہیں، ان کیلئے دعائے مغفرت اور صحت یابی کیلئے دعا کرنی چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی؟

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> ہاں، انشاء اللہ یہ کرتے ہیں جی۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر!۔۔۔۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> جناب سپیکر، ساتھیوں کیلئے۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> جی بالکل، بالکل انشاء اللہ، میں آپ کو اجازت دیتا ہوں، پہلے دعا کریں گے جی، مائیک کو۔۔۔

(شور)

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> دعا کے بعد اگر کوئی بات کرنا چاہے اور اگر اس کے بعد آپ اس اجلاس کو Adjourn کرلیں تو یہ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی کیونکہ، پہلے دعا کریں، پھر اس کے بعد ہم کچھ بولنا چاہتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، مفتی جانان صاحب! آج۔۔۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> جناب سپیکر صاحب، د درے واړو۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> میں وہی کہہ رہا ہوں، سید جعفر شاہ صاحب کی طرف سے بھی یہی درخواست آئی ہے کہ آج اس ایوان کیلئے بڑا سوگوار دن ہے۔ ایک معزز رکن جو کبھی ادھر ہم میں بیٹھا کرتے تھے، آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں اور دو ہمارے اور معزز اراکین ہسپتال میں ہیں، ایک Coma میں، بے ہوشی کی حالت میں پڑا ہے اور دوسرا ابھی Serious patient ہے، ابھی وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہے تو ان

کی صحت کیلئے دعااور جو فوت ہو چکے ہیں، بونیر کے بم دھماکے میں شہید ہونے والے ہمارے، وہ بھی اس صوبے کے------

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، دعا سے پہلے----

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، دعا پہلے کریں اور بعد میں-----

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، دعا پہلے اور اس کے بعد آپ کو پھر اجازت ہو گی۔ مفتی جانان صاحب، مفتی جانان صاحب۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، شہید بی بی کیلئے بھی دعا کریں۔

جناب سپیکر: وہ بھی کریں گے، یہ سارے، دعا میں فلسطین کے مسلمان بھی یاد کروائیں جی۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

مفتی سید جانان: د بل ملگری د پارہ یوہ دعا اوکړئ چہ دا کوم زخمیان دی۔ خدایا رب العالمین د دوئ صحت نصیب کړے۔ خدایا زر تر زرہ اللہ رب العالمین بیا دے ځائے تہ ئے تندرست راولے۔ ملک طہماش خان صاحب ډیر د اخلاق او کردار والا سړے دے، خدایا زر ترزرہ ئے صحت نصیب کړے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔

جناب سپیکر: جی، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جی، د بی بی د پارہ ھم دعا اوکړئ، د اسمبلئ اجلاس رااوغوښتے شو خو دا داسے خبرہ دہ-------

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب، ذرا ان کیلئے بھی دعا۔ ممبر صاحب! محترمہ بی بی کیلئے بھی کر لیں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ بینظیر بھٹو کے ایصال ثواب کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جی، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ میں ایک متفقہ اور مشترکہ قرارداد لانا چاہتا ہوں، میری درخواست ہو گی کہ رول 240 کے تحت رول 124 کو معطل کر دیا جائے اور قرارداد کی اجازت دے دی جائے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، آپ پہلے اس کو پڑھیں۔

مفتی کفایت اللہ: میں ابھی پڑھتا ہوں، میں یہ پہلے پڑھتا ہوں۔

(شور / قطع کلامیاں)

مفتی کفایت اللہ: میں نے جو کچھ لانا ہے، وہ آپ کے سامنے لاتا ہوں۔

(شور / قطع کلامیاں)

مفتی کفایت اللہ: نہیں، ایک بات تو پھر بھی رہ جائیگی۔

جناب محمد جاوید عباسی: آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کریں نا۔

مفتی کفایت اللہ: میں پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور (سینئر وزیر): جناب سپیکر۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: بشیر خان! آپ بات کو۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے بشیر بلور صاحب! آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ بشیر بلور صاحب کا مائیک آن کریں۔

سینئر وزیر (بلدیات): متفقہ قرارداد کا یہ ہوتا ہے کہ جو پارلیمانی پارٹیز ہیں، ان کا ایک ایک نمائندہ بیٹھ کر ایک قرارداد ڈرافٹ کرتے ہیں، اس کے بعد مشترکہ قرارداد پیش کی جاتی ہے۔ یہ کہتا ہے کہ میں پیش کرتا ہوں، اس کو پھر متفقہ بنائیں، وہ کیسے ہو سکتا ہے؟

(قطع کلامیاں)

سینئر وزیر (بلدیات): نہ، نہ، پڑھ لیں تو اس کے بعد دیکھیں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

سینئر وزیر (بلدیات): آپ پڑھ لیں تو اس میں کوئی بات، تو پھر اس کے بعد بیٹھنے کی بات ہی نہیں ہو سکے گی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان!

جناب عبدالاکبر خان: جس طرح مفتی صاحب نے قرارداد پڑھ لی تو یہ متفقہ کس طرح ہو جائے گی؟ تو پھر ہم اس میں Amendments لائیں گے؟ جناب سپیکر، جس طرح بشیر خان نے کہا ہمیشہ سے یہی طریقہ رہا ہے کہ-----

جناب سپیکر: ٹھیک، ٹھیک۔

جناب عبدالاکبر خان: کہ جو بھی قرارداد ہوتی ہے، وہ سب پارلیمنٹری پارٹیز-----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ نہیں، آپ پڑھیں نہیں، یہ پہلے ان سے ذرا آپس میں وہ کر لیں، اتنی دیر میں ہم تعزیت-----

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، ان سے بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر: ان سے بات کر لیں، یہ ان کو ذرا دکھا دیں۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، میں پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرونگا، اس وقت تک یہ مشترکہ، کامن پراپرٹی نہیں بنے گی۔ اس کے بعد ان سے بات کریں گے، مشترکہ پھر دوبارہ ہم لائیں گے۔

جناب سپیکر: یہ ریزولیوشن نہ پڑھیں، بات کریں آپ۔ پوائنٹ آف آرڈر پر ویسے ہی بات کریں۔

مفتی کفایت اللہ: بسم اللہ الرحمٰن لرحیم۔ یہ ایوان اپنے معززرکن-----

جناب سپیکر: دا تعزیتی اجلاس دے۔

(شور)

تعزیت

سابق رکن اسمبلی افتخار خان کو خراج عقیدت

مفتی کفایت اللہ: یہ ایوان اپنے معززرکن، جناب افتخار خان شاگئی-----

جناب سپیکر: کفایت اللہ صاحب! آپ یہ رکھ لیں اور بات کریں۔ ایسے ہی زبانی بات کریں۔

مفتی کفایت اللہ: اچھا، بغیر، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: زبانی بات کریں، قرارداد نہ پڑھیں۔

مفتی کفایت اللہ: میں پوائنٹ آف آرڈر پر گزارش کرتا ہوں جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ میں اس ایوان کی توجہ ایک اہم بات کی طرف دلاتا ہوں کہ آج ہمارا ایک ساتھی ہم میں موجود نہیں ہے تو اس کو خراج تحسین پیش کی جائے لیکن میں اسمبلی کی ان روایات میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں اور اس حوالے سے جناب

سپیکر، آج کے اس دن کو میں تاریخی دن سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جب بھی کوئی ایسا ہمارا معزز رکن اسمبلی فوت ہو جاتا ہے تو اس کے بعد ہم صرف خراج تحسین بھی پیش کر لیتے ہیں اور ہم دعا بھی کر لیتے ہیں، عملی طور پر ہم سے کچھ نہیں ہوتا۔ ہمارا یہ خیال ہے کہ اگر حکومت کی بنچز ہمارے ساتھ اتفاق کر لیں تو ایک مشترکہ قرارداد لائی جائے اس بات پر کہ جب بھی کوئی Sitting MPA اگر فوت ہو جاتا ہے تو یہ روایات قائم رہیں کہ دعا بھی ہو جائے اور اس کیلئے خراج تحسین کے الفاظ بھی، پارلیمانی کردار کو اجاگر کیا جائے، ساتھ ساتھ اس کے خاندان کیلئے ایک مراعاتی پیکیج کا اعلان ہو (تالیاں) اور جب مراعاتی پیکیج کا اعلان ہو گا، میں اس کی تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا، اس کی Modalities کیا ہونگی، وہ بعد میں طے کی جائیں، کم از کم ایوان تو عملاً دکھائے کہ ایک آدمی ان سے جدا ہو گیا ہے اور اگر حکومتی بنچز اس سے اتفاق کرتی ہیں تو ہم ڈرافٹ پر اتفاق کر لیں گے، آپ اس کی اجازت دے دیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی، عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> آپ نے ایک بات کہی کہ دعا کے بعد جو ممبر صاحب اس پر بولنا چاہتا ہے، وہ بولیں اور آخر میں پھر متفقہ طور پر ایک قرارداد ڈرافٹ کی جائے۔ پھر ہم بھی یہی چاہتے ہیں، جس طرح مولوی صاحب کہہ رہے ہیں لیکن یہ پھر، پہلے ہم یہاں پر بات کریں، اس کے بعد پھر ایک جائنٹ ریزولیوشن لے آئیں اور پھر پاس کرا کے وہ حکومت پر Binding ہو جائیگی، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، اب بات صحیح ہو گئی۔ جی، جاوید عباسی صاحب۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب، میں یہ کہونگا کہ یہ الفاظ کہ انہوں نے، عبدالاکبر صاحب نے مفتی صاحب کو 'مولوی صاحب' کہا ہے جو کہ یہ بالکل کسی طرح بھی ان کی، پوری تاریخ گواہ ہے کہ مفتی کفایت اللہ صاحب مانسہرہ سے تعلق رکھتے ہیں، الحمداللہ مفتی ہیں اور انہوں نے کبھی بھی اپنے ساتھ مولوی نہیں لگایا اور نہ یہ مولویوں جیسے معاملے میں، دوسری بات یہ مفتی صاحب کو میں اسلئے کہہ رہا ہوں کہ میں کہتا ہوں یہ اس کے نام کا حصہ نہ بن جائے تاکہ آئندہ لوگ 'مفتی صاحب' کو 'مولوی صاحب' کہنا نہ شروع کر دیں، تو یہ ہماری، یہاں اگر کوئی ایسا مسئلہ کھڑا ہو گیا تو انشاءاللہ مفتی صاحب کا فتویٰ چلے گا ہمارے اوپر۔

<u>جناب سپیکر:</u> آج یہ تعزیتی اجلاس ہے تو اس میں کوشش کریں کہ ہم سیریس رہیں۔

<u>جناب قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب۔ یہ تعزیتی اجلاس ہے، اس میں طنزو مزاح اور مذاق سے گریز کی کوشش کی جائے۔

جناب قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر۔ واقعی آج دکھ کا دن ہے کہ ہم اپناایک ساتھی کھو گئے ہیں۔ بہر حال ان کیلئے جو بھی قرار داد ایوان میں آتی ہے، میں اس کی حمایت بھی کرتا ہوں اور ضروری ہے لیکن اس کیساتھ ساتھ اختر نواز خان بھی اسی ایوان کے ممبر تھے اور چند ماہ پہلے ان کا بھی، ان کو بھی شامل کیا جائے اور آئندہ کیلئے، یہ سارا اس کیلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سکندر شیر پاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر، ښنګه چه نورو ممبرانو صاحبانو په دے باندے خبره اوکړه، واقعی نن د افسوس خبره ده چه یو داسے ممبر چه ډیر ښه اخلاق ئے هم وو او دلته کښے په دے هاؤس کښے ډیر ښه کردار ئے هم ادا کولو، هغوی نن زمونږ نه جدا شوی دی، دا زمونږ د ټولو د پاره د افسوس خبره ده او زۀ د خپل اړخه او د خپلے پارټئ د اړخه د هغوی د خاندان سره تعزیت هم کومه او ښنګه چه مفتی صاحب خبره اوکړه، هغوی دا قرارداد هم راوستل غواړی، مونږه به د هغے قرارداد پوره حمایت هم کوؤ او دا کوم چه هغوی تجویز پیش کړے دے، د هغے هم مونږه حمایت کوؤ۔ پکار ده چه دا یو روایت قائم شی او دا به یو ښه روایت وی چه د دے اسمبلئ نه قائم شی او زما دا امید به وی چه بیا دغه شان په نورو اسمبلو کښے به هم د دے تقلید کیږی۔ جناب سپیکر، زۀ ستاسو ډیر مشکور یمه چه په دے موضوع باندے ما ته مو د خبرو کولو موقع راکړه۔ ورسره ورسره د بونیر دا کومه واقعه چه شوے ده، دا هم یوه ډیره افسوسناکه واقعه ده۔ دا کوم د دهشتګردئ یو لهر چه زمونږه په دے صوبه کښے راغلے دے او زمونږه د صوبے غریبانان کسان شهیدان کیږی نو په دغه باندے هم مونږه یو تعزیت کوؤ او د هغے هم مونږه مذمت کوؤ چه دا قسمه واقعات چه دی، د دے چه څومره مذمت اوکړے شی نو هغه کم دے او حکومت ته به زمونږه دا خواست وی چه د دے د پاره زر تر زره داسے اقدامات دوئ اوچت کړی چه زمونږه صوبه د دے حالاتو نه اوځی۔ ډیره مهربانی جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان، تعزیتی اجلاس۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں جی۔ جناب سپیکر، واقعی جس طرح میرے ساتھیوں نے کہا، جب یہ اجلاس کچھ دنوں کیلئے Adjourn ہو رہا تھا تو افتخار خان اس ہاؤس میں، اس اجلاس میں بیٹھے تھے۔ جناب سپیکر، وہ اپنے کسی ذاتی کام کیلئے نہیں جارہے تھے، وہ اپنے کوئی خاندانی، کوئی فائدہ، تجارت وغیرہ کیلئے نہیں جارہے تھے، وہ اپنی پارٹی کی قائد کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے اور ان کو دعا کرنے کیلئے، ان کی قبر پر حاضری دینے کیلئے یہاں سے جناب سپیکر، روانہ ہوئے۔ جناب سپیکر، میں افتخار خان کو بہت عرصے سے جانتا ہوں اور خاصکر بیس سال سے جب میں الیکشن لڑ رہا ہوں تو 1988 میں مجھے یاد ہے جناب سپیکر، کہ یہ بہت Young ہوا کرتے تھے اور تین دفعہ اس سیٹ پر الیکشن لڑنے کے بعد پھر جب 2002 میں Demarcation ہوئی تو یہ علاقہ، یہ حلقہ مجھ سے کٹ گیا لیکن اس الیکشن میں چونکہ یہ سارا حلقہ قومی اسمبلی میں بھی میرے ساتھ تھا تو ہم دونوں نے اکٹھے اس Campaign کو چلایا اور جناب سپیکر، میں اگر بتاؤں آپ کو کہ وہ ایک بہت اچھا لڑکا اور انتہائی اچھا ورکر تھا اور اس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ جب اس کی Dead body مردان پہنچی جناب سپیکر، تو ہزاروں لوگ، اس کے حلقے کے علاوہ بلکہ اس حلقے کے تقریباً جو اس کے مخالف بھی تھے جناب سپیکر، وہ بھی اس کے جنازے میں شریک ہوئے۔ تو یقیناً جب اس کی لاش وہاں پر پہنچ گئی ہوگی تو ان کے خاندان پر غم کے جو پہاڑ ٹوٹ پڑے ہونگے لیکن اس سے زیادہ افسوسناک بات جناب سپیکر، یہ ہے کہ چار بجے تقریباً اس کی Death ہوئی ہے وہاں پر روجان کی قریب، میں نے وہ گاڑی بھی دیکھی جس گاڑی میں وہ سوار تھے اور اس گاڑی کا جو حشر ہوا، میں نہیں سمجھتا کہ یہ کیا Fault تھا، گاڑی کا ٹائر کیسے نکل گیا؟ لیکن جناب سپیکر، آپ دیکھیں کہ اس کی پارٹی، جس پارٹی سے اس کا تعلق تھا، جس پارٹی کے ٹکٹ پر وہ ایم پی اے Elect ہوا تھا، جس نے آپ کو ووٹ دیا تھا، جس نے جناب سپیکر، ڈپٹی سپیکر کو ووٹ دیا تھا، جس نے پریذیڈنٹ کو ووٹ دیا تھا، جس نے چیف منسٹر کو ووٹ دیا تھا جناب سپیکر، وہ پارٹی جس کی مرکز میں حکومت ہے، وہ پارٹی جس کی پنجاب میں Coalition ہے، وہ پارٹی جس کی صوبہ سرحد میں Coalition ہے، پنجاب اور سندھ کے بارڈر پر اس کی ہلاکت ہوتی ہے جناب سپیکر، نہ سندھ کی حکومت، نہ پنجاب کی حکومت، نہ فیڈرل گورنمنٹ، نہ پراونشل گورنمنٹ جناب سپیکر، اس کو ایک تھرڈ کلاس ایمبولینس میں ڈال دیا جاتا ہے اور جناب سپیکر، چوبیس گھنٹے میں اس کی لاش، تقریباً چوبیس گھنٹے میں اس کی لاش گھر پہنچتی ہے اور یہ کتنے افسوس کی بات ہے جناب سپیکر، کہ یہاں پر تو جلسوں کیلئے ہیلی کاپٹرز استعمال کئے جاتے ہیں، یہاں پر چھوٹے چھوٹے چیزوں کیلئے ہیلی کاپٹرز استعمال کئے

جاتے ہیں لیکن اس بے چارے کیلئے کوئی ہیلی کاپٹر نہیں تھا کہ اس کی Dead body کو In time گھر پہنچا دیا جاتا؟ اور اگر یہ ایمبولینس راستے میں ایک گھنٹہ اور بھی خراب ہو جاتا جناب سپیکر، تو اس کی لاش جنازے کے وقت تک نہیں پہنچ سکتی تھی اور یہ افسوس کی بات ہے کہ اس کے خاندان والوں نے اس کی لاش کو صرف آدھے گھنٹے میں غسل دیا، کفن پہنایا، اس کی لاش کو بھی صحیح طریقے سے نہیں دیکھا۔ جناب سپیکر، اگر مفتی صاحب بات کر رہے ہیں اور قرارداد کی بے شک ہم بھی حمایت کرتے ہیں، بے شک قرارداد لائیں جناب سپیکر، لیکن کم از کم اگر ایک ایم پی اے کیساتھ یہ حشر ہو کہ وہ چوبیس گھنٹے میں ایک پرانے ماڈل کے ایمبولینس میں پڑا ہوا اپنے گھر تک آتا ہے تو جناب سپیکر، پھر ہم لوگ اور کیا توقع کر سکتے ہیں؟ اب اگر یہ منسٹر کی لاش ہوتی، خدا نہ کرے یا کسی اور بڑے آدمی کی لاش ہوتی جناب سپیکر، تو یقیناً اس کیلئے ہیلی کاپٹرز بھی ہوتے تھے، یقیناً اس کیلئے جہاز بھی ہوتے تھے لیکن ہمارے ساتھی کیلئے جناب سپیکر، کچھ نہیں تھا۔ میں جناب سپیکر، قرارداد کی بھی حمایت کرتا ہوں لیکن جناب سپیکر، اگر میں اس پر ٹوکن واک آؤٹ نہ کروں تو یقیناً میں اپنے ضمیر کی آواز کو پھر دباؤنگا۔ میں علامتی واک آؤٹ کرتا ہوں، اس کیساتھ جو رویہ اختیار کیا گیا۔

(قطع کلامیاں / شور)

(اس مرحلہ پر معزز رکن اسمبلی کے ہمراہ حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے باہر چلے گئے)

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات)</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی میاں صاحب۔ میاں افتخار صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره شکریه۔ زمونږه خو دے ټولو ملګرو ته خواست دے چه خبره په شریکه پکار وه خو بهرحال د دوئ خپله مرضی ده۔ رشتیا خبره ده چه پرون زهٔ او عاقل شاه صاحب هم دعا له تلی وو او هغه ځائے کښے یو احساس په خلقو کښے وو د دے خبرے چه په وخت باندے Dead body نه ده رارسولے خو جناب سپیکر صاحب، مونږ چه دلته دے هاؤس کښے ناست یو، نن هغه ملګرے چه په مونږ کښے وو او نشته، هر سړے د د دے خبرے احساس اوکړی چه کیدے شی چه زهٔ سبا دے اسمبلئ ته رانشم، دا زمونږ د پاره د عبرت نښه ده۔ په ځائے د دے چه په دے خبره سیاست اوکړو، دا د سیاست وخت نه دے، مونږه ټول انسانان یو، د سیکنډ پته د چا لګی نه۔ پکار دا ده چه د

دے خبرے د تحقیقات اوشی ځکه چه یوه داسے واقعه چه هغه په موټر وے باندے شوے ده او د موټر وے-----

جناب سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب او ر ارباب صاحب اور ہمایون خان، آپ لوگ ذرا، ڈپٹی سپیکر صاحب------

وزیر اطلاعات: لږ جی چه دا اجلاس، بیا به کورم پوره وی که نه؟

جناب سپیکر: بیا به پوره شی، ستاسو خبره به بیا لږ ښه وزن واخلی۔ ارباب صاحب، آپ بھی۔

(اس مرحلہ پر کارروائی کچھ وقت کیلئے روک دی گئی)

(اس مرحلہ پر معزز اراکین واک آوٹ ختم کرکے ایوان میں داخل ہو گئے)

جناب سپیکر: شکریه جی۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جناب افتخار خان! تاسو نه اول به اکرم خان صاحب خبرے اوکړی بیا به تاسو۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اول به بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): سپیکر صاحب، زهٔ د اپوزیشن لیډر او د ټولو خپلو ملګرو او خاصکر د عبدالاکبر خان، د ټولو پارلیمانی پارټو لیډرانو صاحبانو او د هغوی د ممبرانو صاحبانو شکر ګزار یمه چه دوئ مهربانی اوکړه او واک آؤټ ئے ختم کړو، راغلل۔ د دے نه پس به انشاء الله دوئ هم خبره کوی او مونږه به هم په دے خبره کوؤ جی۔

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): دا واقعه چه کومه شوے ده، حقیت دا دے چه دا ډیره افسوسناکه ده او ډیره دردناکه ده او ورسره لیاقت شباب او د دوئ نور ملګری چه دی، دا خو زمونږه هغه قیمتی خلق دی چه د دوئ د لاسه دلته د خدائے د بندیانو روزانه یو خدمت کیږی او ایم پی اے چه دلته راځی، هغه ډیر

لوئے محنت کړے وی۔ یا د دهٔ ذاتی وی یا د دهٔ د خاندان وی یا د دهٔ د پارټئ خدمات وی نو د هغه سره د ډیرو خلقو زړونه تړلی وی، د هغه ډیر عقیدتمند وی، د هغه ډیر د خوښولو خلق وی جی او د هغه د سر لاندے ډیر خلق آباد وی چه د هغه د سایه لاندے هغه خلقو ته سهولت رسوی۔ د خلقو په تکلیف او سهولت کښے هغه خلق شامل وی، په غم کښے ورسره شامل وی نو دا خو زمونږه د هاؤس د پاره، چونکه زمونږ ډیر ګران ورور چه پکښے وفات شوے دے او ورسره نور زخمیان دی او هم دغه شان زمونږه یو بل ورور اخترنواز خان چه هغه د یو ډیر لوئے جدوجهد نه بعد دے هاؤس ته پوره په زندګئ کښے او په ښه خدماتو باندے راغلے وو، هغه هم د دے هاؤس په دوران کښے د ایم پی اے په حیثیت باندے وفات شوے دے۔ مونږ خو حقیقت دا دے چه پخپله په اخبار کښے هم اوکتل او هلته د هغه د خوښولو والا خلق چه وو په مردان کښے، د هغوی احتجاج هم په میډیا باندے راغلے دے او هغوی دا غوښتل چه زمونږه مشر دے، زمونږه عزت دے او د هغه سره چه کوم سلوک شوے دے، پاکستان خو جی دلته زمونږه شریک هر قسم، که چرته ګورنمنټ په مخالفت کښے هم وی په دے صوبه کښے، په مرکز کښے خو د دے ملک روایات دی، مونږه به پخپله ټیلیفون اوکړو، بلوچستان کښے زمونږه، په ایران کښے زما د بنوں یو کس مړ شوے وو، ما د بلوچستان سی ایم ته اووئیل، هغه انتظام اوکړو، پیښور ته نه جی بنوں ته ئے راته رااورسوؤ د هغه ځائے نه او پکار دا ده چه د دهٔ د پاره اول ضروری زمونږ خپل صوبائی ګورنمنټ دے۔ ما په ضرورت کښے، زمونږه د شاه حسین خان پلار وفات شوے وو نو د هغه د پاره ما د خپل هیلی کاپټر انتظام اوکړو او د ایم پی اے پلار هم ډیر محترم دے، د هغه کورنئ چه ده، دا خو ټول دا سے خلق دی نو مونږه جی په دے باندے یو خو ډیر زیات ګله مند یو چه که هر یو حکومت، که د دے حکومت پکښے سستی وی او که چرته د پنجاب حکومت پکښے سستی وی، ځکه چه هلته دے د میلمه په حیثیت باندے وو او زمونږه په روایاتو کښے دی، پکار وه چه د پنجاب ګورنمنټ فوری طور پکښے تعاون هم کړے وے او وفاقی ګورنمنټ هم، چونکه دے یو دا سے اهم ورځ باندے روان وو چه د هغه د لیډرشپ هلته دعا وه او برسی وه نو مونږه دا غواړو جی چه په دے آئنده چرته،

زمونږه به دا گزارش وی چه دا خبره د دومره په عام نوټس باندے نه اخلی چه دلته یو ایم پی اے ته تکلیف اورسی یا هغه ایکسیډنټ اوکړی یا د هغه د بچو هم دلته یو حق دے چه د هغه د علاج او د دۀ د کورنئ هم دے نو زمونږه به د گورنمنټ نه دا گزارش وی چه دا غلطی چه ده، دوئ که څه وضاحت کوی او د کړی خو د څلیرویشت گهنټو پورے په دیکښے وضاحتونه زمونږ نه زړه منی، نه مے عقل منی، غلطی ده، بل څه نه شم ورته وئیلے چه هغه څه ده خو آئنده د پاره مونږ دا نه غواړو چه د دے معزز ایوان او که چرته دوئ قرارداد راوړی، بد قسمتی دا ده چه مونږه سیاسی خلق په یو بل پسے لگیدلی یو او د یو بل چه څنگه هغه بے عزتی کولے شو، داسے هغه عجیبه روایت راغلی دی حالانکه هره یوه برادری وی او د هرے برادرئ د یو بل نه زړه هم بدیږی، دا که چرته په بله برادرئ کښے معمولی غوندے خبره راشی نو په شا ئے ټوله برادری ولاړه وی خو دلته داسے بد قسمتی ده چه هغه بله برادری چه ده، هغه د دے په پښو په نیولو باندے او په غورخولو باندے وی نو زۀ به دا هم گزارش کوم چه دا شیئونه مونږ ختم کړو۔ جائزه خبره دا ده چه د چا بے عزتی چه ورسره نه وی، هغه ښه پکار دی د اصلاح په بنیاد باندے خو که چرته دا پیکج د دے نه بعد وی، بیا به زۀ دا گزارش کوم چه چونکه په دے سیشن کښے اختر نواز خان هم وفات شوے دے او هغه ته چه څه مراعات، افتخار ته تاسو څه Decision کوئ نو په هغے کښے زۀ دا ډیر په دغه سره وایم، ما سره ئے پینځه کاله وخت تیر شوے دے او اختر نواز خان د دے صوبے او د دے خلقو ډیر خدمات کړی دی نو هغه او دوئ ټول پکښے شامل کړئ او په مستقبل کښے چه نور څوک راځی، چه هغے د پاره تاسو څه Suggestion کوئ نو په دیکښے مونږ حمایت هم کوؤ او په دے واقعه باندے ، سستئ باندے یا د هغه کور ته چه مزید د مرگ نه بعد یو زیاته صدمه اورسیده، د هغه خاندان ته دومره تکلیف رسیدلے دے چه په انتظار انتظار باندے هلته د هغوی د سترگو نه د اوښکو په ځائے باندے وینے راروانے وے او هغه د دے متعلقینو، څوک چه خوښولو واله وو، هغه په روډونو باندے ولاړ وو نو د دے مذمت کوؤ او غواړو چه آئنده چرته د ایم پی اے د عزت سره داسے لوبے او نه شی۔

جناب سپیکر: جی ہمایون خان۔

جناب محمد ہمایون خان(وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب، زۀ د خپلو ټولو مشرانو مشکور یمه خو چونکه دا واقعه چه په څه وخت اوشوه نو په هغه وخت کښے په دے ګاډی پسے زما ګاډے وو، زمونږ د ملاکنډ ایجنسئ دوستان ورپسے وو جی او چه څنګه دا واقعه اوشوه نو په هغه پینځه منټه کښے دننه دننه هغوی ما له اطلاع را کړے ده او د هغے خبرے زۀ نن په دے ایوان کښے څکه صفائی کول غواړم جی چه فوری ما د خپل وزیر اعلیٰ صاحب سره رابطه کړے ده، ما د مرکزی حکومت سره رابطه کړے ده او وزیر اعلیٰ صاحب چه په دے لړ کښے کوم کردار ادا کړے دے جی، بیا د پنجاب چیف منسټر چه کوم کردار ادا کړے دے او فیډرل ګورنمنټ، نو د هغه کوششونو ما ته پته ده چه هغوی څومره Efforts کړی دی۔ څنګه چه دا واقعه اوشوه جی، افتخار خان زمونږ ورور، زما خوږیر د ورکوټی ورور پشان وو جی، د هغه او د پذیر خان خو هلته Death شوے وو جی خو دوه کسان لیاقت شباب صاحب او زمونږ طهماش خان سیریس وو نو اولنے Arrangement مونږ ورسره دا هم کړے وو چه لیاقت شباب او طهماش خان مونږه شفټ کړو رحیم یار خان هسپتال ته، نو د پنجاب چیف منسټر صاحب هلته Arrangement کړے وو او دا کوم کسان چه ورسره تلی وو نو هغوی ته پته ده چه رحیم یار خان هسپتال کښے څومره Facilities زمونږ دے خپل ورونړو ته Provide شوی دی خو ورسره ورسره دا د ماښام ټائم وو جی، د هیلی کاپټر Arrangement هم شوے وو خو هیلی کاپټر د شپے راتلے نه شو نو څکه بیا دغه وخت کښے زمونږ Priority دا وه او د شپے شهباز شریف صاحب یو Plane charter کړے وو خو په لاهور کښے Fog وو نو هغے Take off نه شو کولے، رحیم یار خان ته نه شو تلے جی، نو پرائم منسټر صاحب او زرداری صاحب سی ون تھرټی Arrange کړو نو د شپے په درے بجے باندے جی زمونږ طهماش خان او لیاقت شباب ئے شفټ کړل کراچی آغا خان هسپتال ته۔ ورسره ورسره زمونږ د دے ورونړو، د افتخار شاګئ او د پذیر خان Dead bodies مونږه، زما د هغوی د لواحقینو سره، د خپلو مشرانو سره دا رابطه وه چه یا خو دا Possibility ده چه سحر رنړا او لګی، هیلی کاپټر لاړ شی او د هغوی Dead bodies د راشی جی۔

زمونږه ایکس پرائم منسٹر بلخ شیر مزاری صاحب د هغوی د Dead bodies سره موجود وو او تر څو پورے چه هغه Dead bodies د هغه ځائے نه رخصت کړے نه وه نو د هغه ځائے نه وو خوځیدلے۔ جناب سپیکر صاحب، بیا په دے سلسله کښے د هغوی د مشرانو سره، د افتخار خان د کورنئ سره زمونږ دا رابطه وه چه اوس مونږ څه اوکړو؟ نو هغوی وئیل چه هره طریقه وی خو چه مونږ ته د جنازے د ټائم پته او لګی چه مونږ د جنازے ټائم ورکړو او هغے له رااورسی۔ بیا Dead bodies جی مونږه د روجان نه په دوه ایمبولینسز کښے اچولی دی جی، زمونږ ملګری ورسره وو چه ډیرو ته رارسیدلی دی، بیا زمونږ پراونشل ګورنمنټ هغه په حفاظت کښے اغستی دی۔ کمشنر، ډی سی او ډیرو او ای ډی او هیلتھ ورسره ټول موجود وو او ټوله شپه ورسره زمونږ رابطه وه جی۔ او د دے ځائے نه چه مونږ تلو جی، هغه Dead body ما پخپله، زما سره نور ملګری هم وو، مونږ هغوی ته حواله کړے ده، د هغوی فیملی ته دا پته ده۔ هاں دا هم زهٔ ګنړم چه زهٔ کله مردان ته او رسیدم نو هلته خلق را وتی وو، ډیر زیات خلق په موټر وے راوتی وو، خلقو ته د اصل صورتحال پته نه وه چه په څه صورتحال کښے مونږه ولے دا Dead body په ایمبولنسز کښے را وړه نو ځکه ما د خپل مشرانو په نوټس کښے ستاسو په وساطت سره راوستل چه دا خبره Clear شی۔ پراونشل ګورنمنټ، فیډرل ګورنمنټ او د پنجاب ګورنمنټ ډیر زیات Efforts کړی دی زمونږ د زخمیانو د پاره او زمونږه د دے ورونړو د پاره کوم چه وفات شوی دی۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ، ہمایون خان۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات)</u>: جناب سپیکر صاحب،

<u>جناب سپیکر</u>: میاں افتخار صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: جناب سپیکر صاحب، د ټولو نه اول خو چه زمونږ د اپوزیشن ملګری راغلل، د هغوی مشکور یو او ورسره زمونږ د حکومتی بنچونو عبد الاکبر خان چه ورسره تلے وو، د هغه هم مشکور یو چه راغلل او د همایون خان د وضاحت نه پس زما په خیال چه څه تحفظات وو، هغه هغه رنګ پاتے نه دی۔ مشکور یو، ښه ده چه دوئ په موقع موجود وو، غلط فهمئ مناسب نه دی او افتخار زمونږه هغه

ورور وو چه رشتیا خبره ده چه یو احساس هلته شته دے۔ نن د همایون د خبرو نه پس به دا د هغوی زړه ته چه کوم تکلیف رسیدلے دے ، هغے کښے به کمے راشی خو په حقیقت کښے افتخار زما په خیال په دے اسمبلئ کښے ډیر کمو ملګرو به پیژندو۔ دا د هغه د شرافت یو نښه وه ګنی هر سړی له په یو بل بانده د ځان پیژندلو طور طریقے ورځی خو هغه دومره شریف سړے وو، داسے هم نه وه، پولیټیکل ورکر وو، د سټوډنټ لائف نه ورکر وو، په دے خبرو هم پوهیدو، په تعلق هم پوهیدو خو د شرافت خپل یو طور طریقه وی او دا تیر ځل چه د خانزاده خان الیکشن وو نو د پارټئ د طرف نه زما ډیوټی وه نو زهٔ د افتخار شاګئ سره ګرځیدلے یم نو رشتیا خبره ده چه د خپلے پارټئ سره د هغه کوم Commitment وو نو زهٔ خو وایمه چه صرف دا خراج عقیدت چه یو سړے یو ځل د یو نظریے سره ځان اوتړی، په مرګ باندے مړ شی خو د هغے نظریے وا نه وړی۔ نن هم چه کوم دے نو هغه په داسے (تالیاں) نن هم هغه په داسے ځائے کښے شهید شوے دے چه هغه د خپل هغے روح رواں، د بینظیرے بی بی د کلیزے د پاره روان وو، مطلب دا دے چه شروع ئے هم د خپلے نظریے نه او خاتمه ئے هم په خپله نظریه باندے اوشوه۔ نو زهٔ وایم چه خدائے د زمونږه ایمانونه مضبوط کړی چه په مرګ مړه شو خو چه د خپلے لارے نه وا نه وړو۔ دا هم دے افتخار ته چه کوم دے عقیدت دے ، پکار ده چه دغه لاره مونږه خپله کړو۔ زهٔ په دے موقع باندے چه دوئ دا کومه خبره اوکړه چه کوم خلق وفات شوی دی او د دے اسمبلئ ممبران دی، هغوی ته مراعات پکار دی، مونږ به د مراعاتو لفظ نه ورکوؤ، دا زمونږه د ملک دننه هم یوه خبره ده چه که یو ملازم هم په ملازمت کښے وفات شو نو د هغه ځوئے ته به نوکری ملاویږی، دا یو مروجه طریقه کار دے نو پکار دا ده چه د اسمبلئ ممبر چه هغه ته د خپلے ممبرئ په دوران کښے داسے واقعه پیښه شی نو خپل سټینډنګ آرډر پکار دے چه د هغه کور ته ، د هغه بچو ته او د هغه مور او پلار ته په هغه نظر اوکتے شی چه خلق وائی چه آفرین او دا هم د معاشرے ، د یو ژوندئ معاشرے حصه ده که مونږ ه دغه رنګ خپل خلق هیروؤ نو داسے چه نن مونږ هغه هیر کړو، سبا به خلق مونږ هیروی او دا د هغه د ناستے ، چه نن نشته دے ، هغه سیټ ته مونږه اشاره کوؤ ، خدائے د نه کړی

چه سبا به زمونږ سیټ ته خلق اشاره کوی، داسے شوک نشته چه ګنی هغه ټول عمر د ځان سره راوړے دے، هر سړے به مری نو که مونږ د افتخار د دے مرګ نه دا عبرت هم واخلو چه دا مرګ په سیکنډونو دے، د هیچ چا اعتبار نشته چه سبا به مونږه اسمبلئ ته راځو او که نه؟ نو پکار ده چه مونږه خپل عملونه هم درست کړو، زمونږ خپل هم چه په لاس کښے څه دی چه د هغے قبله درسته کړو۔ په ځائے د دے چه زمونږ ملګری به مری او صرف به ئے بخښنو، داسے نه ده زمونږ هم دا نمبر دے او مونږه قوم رالیږلی یو د قوم خدمت د پاره، مونږ رالیږلی یو د ایماندارئ د پاره، که زمونږ په زړه کښے څه د بے ایمانئ، د درغلے خبره وی، که زمونږ د لاس نه چا ته آزار رسی، که زمونږ د ژبے نه چا ته آزار رسی، پکار دا ده چه مونږه خپل خدائے ګواه کړو او د دغے ملګری د شهادت نه دا عبرت واخلو چه د نن نه پس به مونږه د خپلے ژبے نه چا ته آزار نه رسوؤ، د لاس نه به چا ته آزار نه رسوؤ او یا خدایا چه دا نن د هغه په شهادت باندے، هغه به خدائے بخښلے وی، پذیر هم ورسره وو، هغه د هم خدائے اوبخښی او زما هغه ملګری چه هغه نن زخمیان دی او سیریس دی، هغوی ته د خدائے صحت ورکړی۔ زۀ داسے خبر شوے یم چه ملک صاحب چه کوم دے، هغه سیریس دے، Head injury ده، خدائے د هغه له صحت ورکړی او ورسره لیاقت شباب صاحب چه هغه بیمار دے، هغه له د هم خدائے صحت ورکړی۔ زۀ په دے موقع چه چونکه بیا به موقع د دے خبرے وی یا به نه وی، د بونیر په واقعه باندے به یو دوه خبرے د دے سره تړلے کوم خو د بی بی، د بینظیرے بی بی دا کوم مرګ دے، زۀ اکثر دا خبره کوم چه دا صرف د پیپلز پارټئ د لیډر مرګ نه دے، بینظیره بی بی چه راغلے وه، هغه د یو ډکټیټر خلاف راغلے وه او د ډکټیټر خلاف مقابلے ته ولاړه وه او دے ملک ته چه هغه دوه ځل راغلے وه، دواړه ځل د ډکټیټر خلاف راغلے وه، هغه د جمهوری قوتونو د پاره راغلے وه، د جمهوریت د پاره چه کوم دے خپل ځان ئے ورکړے دے او مونږه وایو چه هغه د جمهوریت د قافلے سرخیله ده، (تالیاں)

مونږ د هغے شهادت ته سلام پیش کوؤ او مونږه دا لوظ کوؤ، مونږه په دے خبره دا لوظ کوؤ چه مونږ به یو ډکټیټر ته خپل سر نه ټیټوؤ، مونږ به خپله مبارزۀ کوؤ د جمهوریت په خاطر باندے او دا یوه خبره ضرور کوم زۀ د خپل

زړه په حواله باندے چه اے ګرانو ملګرو! هیڅ یو مشن د وینے نه بغیر کامیاب شوے نه دے۔ هر مشن چه کوم دے ، هغه خپله وینه غواړی او قربانی غواړی۔ که مونږه دے خپل اسلام ته اوګورو او د اسلام نن چه د محرم راتلونکی ورځے دی په شمار باندے ، که چرته کربلا نه وے ، زمونږ د حسینؓ سر نه وے قلم شوے او د یزید د ظلم خلاف نه وے ولاړ ، نن به د اسلام، چه وائی "*اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد*"، مونږ هم دا خبره کوؤ چه په دے ملک کښے هر یو یزید وی، مونږ د حسینؓ سنت به ادا کوؤ، مونږ د حسینؓ پیروکاران یو، مونږ به خپل سر قلموؤ خو خپل سر به چا ته ټیټوؤ نه۔ نه به دلته یو یزید منو، نه به شمر منو، نه به ډکټیټر منو۔ مونږ به خپل جمهوریت، د خپل وطن د خاورے آزادئ او آبادئ د پاره خپل جنګ او مبارزه په ایماندارئ باندے جاری ساتو۔ زهٔ ګرانو ملګرو، د دے سره چه په بونیر کښے زهٔ پرون تلے یم او د بونیر دا کومه واقعه شوے ده، په هغه موقع باندے، دا په هغه ځائے کښے شوے ده چه زمونږه هغه ملګری د خپلے خاورے د پاره را پاڅیدلی وو او د شر پسندو خلاف هغوی هغلته جهاد کړے وو، چه هغوی دا خبره کوله چه زمونږه د بچو د سر قیمت مه لګوئ، زمونږ په خاوره باندے وینه مه تویوئ او هغوی را پاڅیدلی وو، دا هغه شلبانډئ ده چه نن په الیکشن کښے د هغوی نه دا بدل واغستے شو چه د موټر په ذریعه باندے خودکش دهماکه شوے ده او پینځه دیرش کسان په هغے کښے شهیدان شوی دی او کوم پولیس والا، ډیر خلق پکښے وائی سیکورټی لیپس دے، سیکورټی لیپس، پولیس چه پکښے پخپله مړ شی، پولیس انسان نه دے؟ دا سیکورټی والا انسان نه دے؟ ګرانو ملګرو! د خود کشئ دروازے چا بندے کړے نه دی، د خود کش دهماکے، نن چه کوم دے په امریکه کښے Twin towers والوتل، چا خوئے مخه اونه نیوه، په بمبئ کښے ټولے هوټلے او بلډنګونه والوتل چا خوئے مخه اونه نیوه۔ جائنټ سیشن روان وو، په اسلام آباد کښے سیکورټی ډیره ټائټ وه خو د میریټ هوټل مخه خو چا اونه نیوه۔ مونږه نن په حالت جنګ کښے یو، زمونږ د بچو سرونه په خطره کښے دی، زمونږ د بینظیرے بی بی چه مونږ ئے ورځ نمانځو، دا د دغے دهشتګردو نتیجه ده۔ نن که په اسفندیار خان باندے خودکش دهماکه شوے ده، دا یوه خبره ضرور کوم د اسمبلئ په فلور باندے چه مونږه نن هم مذاکراتو ته تیار

یو، چا چه په اسفندیار خان خودکش دهماکه کړے ده، که هغوی اسلحه ایږدی، مونږ هغوی سره مذاکراتو ته تیار یو ځکه چه مونږ په خپله خاوره باندے امن غواړو خو که څوک مذاکرات نه کوی، د مینے لار نه خپلوی او په دے لاره نه راځی نو مونږ مجبور یو چه د هغوی خلاف اقدامات اوکړو۔ ما د اسمبلئ په فلور وئیلی وو چه ویره نه ده پکار، ګرانو ملګرو، په شمار شمار به مرو، د یو بل انتظار به کوؤ۔ ویره نه ده پکار، په ایماندارئ باندے به ترے خلاصیږو۔ کوم سړے چه ویریږی، هغه به روزانه مری۔ کوم سړے چه نه ویریږی، هغه به یو ځل مری۔ مونږ ته یو ځل مرګ پکار دے خو په غیرت پکار دے، په پښتو باندے پکار دے۔ زهٔ د بونیر هغه شهیدانو ته سلام پیش کوم چه د الیکشن ورځ وه، نن به نتیجه هم خلق وائی، د دے په بنیاد الیکشن هم ډیر کم اوشو، یو ویره وه۔ جناب سپیکر صاحب، زهٔ او عاقل شاه صاحب پخپله هسپتال ته تلی یو، مونږ په هسپتال کښے هغه Dead bodies هم کتلی دی، زخمیان مو هم کتلے دی، یو سړے خو د څوک داسے اوښائی چه ګنی دے سل په سل، بے ګناه خلق ئے وژلے دی۔ اے زما د اسمبلئ ملګرو، د ټولے پښتونخوا نمائنده ګانو، راځئ چه نن په شمار شمار، کوم کوم به بخښنو، چا چا ته به ژاړو او د چا په نوم باندے به مونږ دا خبره کوؤ، زمونږ د غیرت او د پښتو تقاضا دا ده چه زمونږ د علاقے خلق را پاڅیدلی دی، هغوی هم دا اعلان کړے دے چه د دے دهشتګردو مخه به نیسو، مونږ هم وایو چه ورورولی کوؤ، مینه کوؤ چه د مینے لار نه وی، مونږ به هم د دے خلاف اقدامات کوؤ او پکار دا ده چه مونږ ټول په نره باندے اودریږو او که څوک دیکښے دوه خبرے کوی نو سبا به دا قوم مونږ نه معاف کوی۔ په دے یو څو ماتو ګوډو الفاظو سپیکر صاحب، زهٔ بخښنه غواړم ما به ئے ذاتی خبرے کړے وے، زهٔ د دے خپلے خاورے سره لوظ کوم، په هغے اجازت غواړم او زهٔ طمع او توقع لرم چه تاسو ټول به زما سره په دیکښے شریک یئ ځکه مونږ دے اسمبلئ، دلته زمونږه ډیر خلق تاسو به لیدلی وی چه د چا ورور شهید شو، د چا وریرونه شهیدان شو، د چا لیډران شهیدان شو، څوک پخپله خپل کورونو ته نه شی تلے، څوک په حجرو کښے نه شی کښیناستے، څوک خپل دفترونو ته نه شی تلے، څوک د وړاندے ورستو د بلټ پروف ګاډو په مینځ کښے ګرځی، دا ټوله نظاره

دا سے دہ چہ دے تہ ایمان تیرول غواړی، میدان تہ راوتل غواړی او د چا خبرہ چہ مرګ او ژوند د خدائے پہ لاس کښے دے، زمونږہ عقیدہ دہ، دا مو ایمان دے چہ مونږ خدائے ګواہ ګنړو چہ مونږ پہ ایمانداریٔ د خاورے حفاظت کوؤ، مونږ پہ ایمانداریٔ د بچو حفاظت کوؤ، مونږ پہ ایمانداریٔ د جمهوریت د پارہ جنګیږو، مونږ پہ ایمانداریٔ د ډکټیټرشپ خلاف جنګیږو، راځئ چہ خدائے یاد کړو، راځی چہ ایمان تیر کړو تر کومے پورے بہ پہ جالو کښے ناست یو، تر کومے بہ ویریږو، ایمان تیرول غواړی، ایمان او چہ ایمان چا تیر کړے وی، دا مو عقیدہ دہ چہ پہ حقہ وی، حق بہ ګټی او باطل بہ شکست خوری انشاء اللّٰہ تعالیٰ۔ زۀ د غنی خان پہ دے یو شعر هغہ شهیدانو تہ سلام پیش کوم، ځان هم دے تہ سپارم، وائی:

کہ بناځے شنے مے پہ قبر وی ولاړے
کہ غلام مړ ووم راځئ تو کئ پرے لاړے
چہ پخپلو وینو نہ یم لمبیدلے
پہ ما مہ پلیتوئ د جماعت غاړے
چہ قطرے قطرے مے فوځ د ښمن نہ کړی
مورے ما پسے پہ کوم مخ بہ تہ ژاړے
یا بہ دا بے ننګہ ملک باغ عدن کړم
یا بہ کړم د ښتنو کوسے ویجاړے

(تالیاں)

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> مفتی کفایت اللہ صاحب۔ مفتی کفایت اللہ صاحب! تاسو څہ؟ مفتی کفایت اللہ صاحب کا مائیک آن کریں۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> آن کرنے کیلئے آسمان کی طرف دیکھنا پڑتا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی تعزیتی اجلاس ہے۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، افتخار خان شاگئ آج ہم میں موجود نہیں ہیں اور ہم تمام اس کے Colleagues، اس کی جدائی پر بہت زیادہ ہمیں صدمہ ہے۔ جناب سپیکر، افتخار خان شاگئ کے بارے میں ساتھیوں نے ان کی زندگی کے تمام پہلو اجاگر کئے لیکن میں Mention کروں گا، ایک

بات پھر بھی رہ گئی ہے۔ جناب سپیکر، میرے پیشرو مقررین نے اس موضوع پر جتنی باتیں کیں ہیں، مجھے ان سے اتفاق ہے لیکن ہمارے درمیان ایک تقسیم تو موجود ہے، ایک کو ہم اپوزیشن کہتے ہیں اور ایک کو ہم حکومت کہتے ہیں اور میں بہت ادب سے کہوں گا کہ جب حکومت کی طرف سے کوئی ترمیم، بل یا کوئی مؤقف سامنے آتا ہے تو اس کی حمایت اپوزیشن والے نہیں کرتے، الاماشاء اللہ استثنیٰ تو ہر قانون میں ہے اور جب ہم اپوزیشن والے کوئی بات لے آتے ہیں تو حکومت بھی اس کو اپنی انا کا مسئلہ بنالیتی ہے لیکن وہ سیٹ جو آج خالی ہے، میں نے اس سیٹ کے مسند نشین کو دیکھا ہے کہ آواز یہاں سے آئی ہے تو انہوں نے اس کا ساتھ دیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا قابل فخر پارلیمانی کردار ہے کہ انہوں نے سچائی اور صداقت کا ساتھ دیا۔ انہوں نے ہمارے لئے یہی بات چھوڑی ہے کہ جب کوئی بات سامنے آجائے تو اس کو اسلئے رد نہ کیا جائے کہ وہ اپوزیشن کی طرف سے ہے یا وہ چھوٹی آواز ہے یا جن لوگوں نے یہ آواز اٹھائی ہے، وہ حکومت والوں کو پسند نہیں ہے۔ یہ بات چھوڑیئے کہ آپ بے شک حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوں اور یہ کہ حکمران آپ پر نظر بھی رکھے لیکن جب حق وصداقت کی بات آتی ہے تو افتخار خان شاکی نے ایک سے زیادہ دفعہ وہاں کھڑے ہو کر اس ووٹنگ میں حصہ لیا ہے جس ووٹنگ کو عام طور پر حکومتی بنچ اچھا نہیں سمجھتے۔ میں ان کے اس کردار پر اسے خراج تحسین بھی پیش کرتا ہوں اور میں انہیں سلام بھی پیش کرتا ہوں۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر، آج 27 دسمبر قریب سے گزرا ہے اور یہاں محترمہ بینظیر بھٹو شہید کے بارے میں تعزیتی الفاظ اور خراج تحسین کے الفاظ آگئے ہیں اور یہ بات بہت بری ہوگی، لوگ ہمارا مؤقف بھی محترمہ بینظیر بھٹو کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں۔ جناب سپیکر، محترمہ بینظیر بھٹو اس قوم کی کامن پراپرٹی تھی، وہ صرف پیپلز پارٹی کی قائد نہیں تھیں بلکہ وہ ایسی ہمہ گیر شخصیت تھیں کہ اب وہ پورے ملک کی لیڈر تھیں اور ان کو کسی ایک پارٹی سے اب جوڑ دینا ان کی توہین ہوگی، یہ ان کی عزت واحترام نہیں ہوگی۔ میں محترمہ شہید بھٹو کی شہادت، ان کے خاندان کی شہادت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

(تالیاں)

قابل احترام سپیکر صاحب، آپ نے اندازہ نہیں لگایا ہوگا کہ ہمارے ہاں جب ایک قتل ہوجاتا ہے اور جس سوراخ سے وہ قتل ہوتا ہے تو پھر دانشمند، عقلمند لوگ جاکر اس سوراخ میں کوئی چیز رکھ لیتے ہیں کہ دوبارہ

اس سوراخ سے ڈسا نہ جائے۔ میں اپنے معزز اراکین خصوصاً عبدالاکبر خان کی توجہ ضرور چاہوں گا کہ وہ تائیدی سر اس میں ضرور ہلائیں کہ ذوالفقار علی بھٹو شہید ہو گئے اور ذوالفقار علی بھٹو کے بعد مرتضی بھٹو بھی شہید ہو گئے اور مرتضی بھٹو کے بعد محترم شاہنواز بھٹو بھی شہید ہو گئے اور پھر محترمہ بھی شہید ہو گئی ہیں۔ میں میاں افتخار حسین صاحب کی جذباتی تقریر سے اتفاق کرتا ہوں لیکن انہوں نے یزید کا تعین نہیں کیا ہے۔ یہ تو ٹھیک ہے ہم حسین ہیں اور ہم یزید کے خلاف ہیں لیکن آپ کو اس فورم پر یہ بھی بتانا ہو گا کہ یزید کون ہے؟ محترمہ بینظیر بھٹو کے قاتل وہی یزید ہے جس نے شاہنواز بھٹو کو قتل کیا ہے۔ شاہنواز بھٹو کے قاتل وہی یزید ہے جس نے مرتضی بھٹو کو قتل کیا ہے اور مرتضی بھٹو کا قاتل وہی یزید ہے جس نے ذوالفقار علی بھٹو کو قتل کیا ہے اور یہ کیوں قتل کیا ہے؟ کہ وہ اپنی بات منوانا چاہتے ہیں یا ایسے لوگ موجود ہیں کہ آپ کو اظہار رائے کی آزادی کیلئے نہیں چھوڑتے۔ وہ پلان کرتے ہیں آپ نے کیا کرنا ہے، آپ نے کیا بولنا ہے، آپ نے کس طرح استعمال ہونا ہے؟ اظہار رائے کی آزادی کی سزا جس طرح محترمہ بینظیر بھٹو کو ملی، ان کے والد کو بھی ملی ہے، ان کے خاندان کو بھی ملی ہے اور ہم تو وہ بدبخت، بدقسمت قوم ہیں کہ اظہار رائے کی آزادی کی وجہ سے ہمارا مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا ہے اور ہم نے ایک حصے کو گنوا دیا ہے، پھر بھی ہمیں خیال نہیں آیا۔ خدا را ہم، ان قوتوں سے میں کہتا ہوں کہ ہماری جان چھوڑ دیں، سیاستدانوں کو سیاست کرنے دیں، عوام کو ان کے پیچھے جانے دیں، آپ کیوں قدغن لگاتے ہیں، کیوں پابندی لگاتے ہیں؟ اور پھر یہ خصامت اور یہ رذالت اس حد تک آ جاتی ہے کہ جب کوئی قومی اور عوامی لیڈر آپ کی بات کو نہیں مانتا تو آپ اس کو قتل کر دیتے ہیں اور یہ قتل ہو جانا اس تاریخ کا حصہ ہے۔ آج ہمیں دبے الفاظ میں سہی لیکن ایوان کو اتفاق کرنا پڑے گا کہ اظہار رائے کی آزادی اس ملک کا اصل مسئلہ ہے اور جب اظہار رائے کی آزادی ہو گی تو کوئی قتل نہیں ہو گا لیکن جب اس پر قدغن شروع ہو جائے گی، لوگ اپنے ضمیر کے غلام ہوتے ہیں، اپنے ضمیر کی بات کرتے ہیں اور ضمیر کی بات روکنے والی قوت منحوس قوت ہے، قابل ملامت قوت ہے، اس کی مذمت کرنی چاہیئے۔ یہی یزید ہے جس نے کل باپ کو مارا ہے، آج اس یزید نے اس کی بیٹی کو مارا ہے، اس یزید کو پہچان لو حسینیو، اور اس کے راستے میں سینہ سپر ہو جاؤ اور یہ بتاؤ کہ آئندہ اس طرح کا قتل ہم برداشت نہیں کریں گے۔ جناب سپیکر، میں بہت زیادہ اس ایوان کی روایت پر خوش ہوں، آپ کی سربراہی میں اس ایوان میں کوئی بات ہو جاتی ہے تو مشترکہ قرارداد سامنے آ جاتی ہے، یہ اسمبلی جو مظاہرہ کرتی ہے، یہ دیگر سسٹر اسمبلیاں اس طرح مظاہرہ نہیں کرتیں۔ میرے بھائی نے بالکل یہ کہا ہے کہ خودکش

حملے میں وہاں بے گناہ معصوم، میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور اس سے بھی اتفاق، یہ درست ہے کہ وہ یہ کہتا ہے کہ خودکش حملہ آور کا راستہ رک نہیں جاتا لیکن محترم سپیکر صاحب، میں یہ بتانا ضروری سمجھوں گا کہ خودکشی کے اسباب تو معلوم کئے جا سکتے ہیں، خودکشی کے اسباب معلوم کر کے ہم اس کا راستہ بھی روک سکتے ہیں۔ کوئی بات نہیں کہ ہم مذاکرات نہ کریں۔ مذاکرات، مذاکرات مذاکرات سے نہیں ہوں گے، مذاکرات اسلئے نہیں ہوتے کہ کہا جاتا ہے کہ آپ پہلے بندوق رکھیں، بعد میں مذاکرات کریں۔ یہ پشتو کا وطن ہے اور علاقہ ہے، اس میں کوئی بندوق نہیں رکھتا۔ آپ نے اپنی انانیت کو چھوڑ کر مذاکرات کرنے ہیں اور ہم آپ کے Guarantor ہیں۔ انشاء اللہ اپوزیشن حکومت کے قدم کیساتھ قدم ملائے گی، جب آپ حقیقی مذاکرات کریں گے تو یہ ملک، یہ صوبہ امن کا متلاشی ہے اور ضرور یہ امن آئے گا لیکن اس کیلئے حکومت نے کچھ آگے جانا ہوگا۔ جناب سپیکر، میں یہ بات میاں افتخار حسین کی گنجائش کیساتھ ہی گنجائش کو ساتھ ملاتا ہوں، یہ آپ کی بھی آواز ہے کہ ہمارے مظلوم فلسطینی بھائیوں پر اسرائیل نے حملہ کر دیا ہے۔ ایک طرف نہتے اور معصوم ہیں، دوسری طرف ظلم و بربریت ہے اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اسرائیل چونکہ امریکہ کی ناجائز اولاد ہے، وہ امریکہ کی اشیر باد کے بغیر یہ حملہ نہیں کر سکتا۔ آج غزہ کی پٹی پر 350 معصوم مسلمان مار دیئے گئے ہیں، آزادی ان کو نہیں دی جا رہی۔ میں اس ایوان کے معزز اراکین سے یہ بھی مطالبہ کروں گا کہ جب یہ وقت آ جائے تو اس وقت پہ بھی ہمیں Unanimous ایک قرارداد سامنے لانی چاہیئے تاکہ صوبہ سرحد کے عوام کی نمائندگی ہو۔ غنی خان کا کوئی شعر تو مجھے یاد نہیں ہے البتہ میں رحمان بابا کا ایک شعر میاں افتخار حسین کی نذر کرلیتا ہوں، رحمان بابا فرماتے ہے:

ے هغه ناوے چه پخپله بنائسته نه وی
خوک به ئے خه کاندی بنائست د مورا و نیا

و آخِرُ الدعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

(قہقے/تالیاں)

جناب سپیکر: جی نور سحر بی بی، اس تعزیتی اجلاس کے حوالے سے۔

محترمہ نور سحر: تھینک یو، سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: موضوع تک، ذرا مختصر رکھیں۔

محترمہ نور سحر: ہاں ٹھیک ہے۔ سپیکر صاحب، میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں لیکن آپ کو پتہ ہے کہ میں این ڈی او کی ورکشاپ میں گئی ہوئی تھی لیکن اس فاتحہ خوانی کیلئے اور اپنے بھائی کی تعزیت میں شریک ہونے کیلئے میں رات کو آئی ہوں۔ مجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے کہ آج وہ ہم میں نہیں ہیں اور میں یہ دعا کروں گی کہ جو بھائی ہمارے بیمار ہیں، اللہ کرے، وہ ہم میں شامل ہو جائیں، اس فلور پر دوبارہ بیٹھیں اور ہمارے ساتھ شریک ہوں۔ میں ان کیلئے بھی بڑی دعا گو ہوں اور ہمایون خان صاحب کی شکر گزار ہوں کہ کل سے بلکہ دو تین دن سے ہمارے دلوں میں جو خدشے تھے، جو Misunderstanding تھی، شکر ہے انہوں نے وہ Clear کر دی ہے، کسی حد تک ہمارے دل Clear ہو گئے ہیں کہ ان کیلئے ہیلی کاپٹر کیوں نہیں بھیجا گیا ہے۔ سپیکر صاحب، اس کے بعد میں آپ کی توجہ ایک اہم بات کی طرف دلاتی ہوں کہ ٹھیک ہے افتخار خان تو آج ہم میں نہیں ہیں، یہ بڑا Loss ہے ہماری پارٹی کا، اس فلور کا، اس ملک کا کہ ایسے عظیم لیڈر اور عظیم ورکر ہم سے جدا ہو گئے ہیں لیکن یہ ہے کہ میں کہتی ہوں کہ یہ ان کیلئے اور اس پارٹی کیلئے بھی خوش قسمتی کا باعث ہے کہ وہ بی بی کے مشن پہ جا رہے تھے، وہ اپنے کسی ذاتی کام کیلئے تو نہیں جا رہے تھے اور وہ اس راستے میں جو راستہ بی بی کے مزار تک جاتا ہے، شہید ہو گئے تو میں کہتی ہوں کہ بی بی کے بعد یہ پہلی خوش قسمتی کی شہادت ہے جو ان کو ملی ہے۔ یہ بڑا کریڈٹ ہے کہ بی بی کے بعد سب سے پہلی شہادت ان کو ملی اور جس مشن کیلئے بی بی نے خون دیا ہے، اس مشن کیلئے انہوں نے بھی خون دے دیا ہے اور موت تو سب کو ایک دن آنی ہے، کسی کو پہلے، کسی کو بعد میں لیکن جو عزت اور جو شہادت ان کو ملی ہے، یہ بہت کم لوگوں کو ملتی ہے اور اپنے بھائی کیلئے میں بہت شکر ادا کرتی ہوں کہ ان کو اگر شہادت آئی ہے تو بڑی عزت کے مقام پر آئی ہے یا بڑی عزت کے ساتھ ان کو ملی ہے اور جب بھی بی بی کی برسی آئے گی تو لوگ بی بی کو بھی یاد کریں گے لیکن ساتھ افتخار شاگئی صاحب کو بھی نہیں بھولیں گے، ایک ہی دن ہو گیا ہے۔ یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ 26 کو ان کی Death ہوئی اور 27 کو بی بی کی برسی کے دن ان کو سپرد خاک کیا گیا، یہ بڑی اہم اور اعزاز کی بات ہے جو ان کو ملی ہے۔ اللہ کرے ہم سب کو بھی اسی طرح اعزاز کے ساتھ موت مل جائے تو وہ موت موت نہیں ہوتی، وہ شہادت ہوتی ہے اور اس جہان کیلئے بھی ان کیلئے بہت اچھا ہو گیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں اس پر بھی شکر گزار ہوں کہ وہ ہم سے بم دھماکے میں جدا نہیں ہو گئے۔ میں اس پر بھی شکر گزار ہوں کہ ان کو کسی نے Shoot نہیں کیا۔ میں اس پر بھی شکر گزار ہوں کہ وہ طالبان کی نذر نہیں ہو گئے، نہ جانے آج ان کا کیا حال ہوتا، آج امن کے کیا حالات ہوتے اگر وہ اس طرح ہم سے جدا

ہوتے؟ یہ جدائی تو جدائی ہے لیکن یہ عزت کی جدائی ہے، یہ خوش نصیبی کی جدائی ہے اور یہ اس جہاں کیلئے بہتری کی جدائی ہے۔ یہ جہاں ان کو جتنا ملا تو یہاں بھی وہ عزت سے رہے، آگے بھی اس جہاں میں بڑی عزت سے اور پر وقار طریقے سے رہیں گے کیونکہ وہ جس مشن میں گئے ہیں، وہ پارٹی کیلئے ہی چلے گئے ہیں۔ میں ان کو سلام پیش کرتی ہوں، ان کی شہادت کو سلام پیش کرتی ہوں اور اپنے اس بھائی کو دوبارہ ایک دفعہ پھر سلام پیش کرتی ہوں اپنی ان بہنوں کی طرف سے، اپنے اس فلور کی طرف سے کہ ان کو اعلیٰ مقام پر شہادت ملی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>محترمہ نور سحر:</u> سپیکر صاحب! میں ایک درخواست کروں گی کہ ان کی شہادت کی بناء پر اگر ایک دو دن کیلئے آپ اسمبلی کا اجلاس Adjourn کر لیں تو یہ بھی ان کیلئے ایک اہم اعزاز ہو گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، جی۔ شازیہ طہماش، مختصر جی، بس اجلاس۔۔۔۔

<u>محترمہ شازیہ طہماش:</u> بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، اپنے مرحوم ساتھی کے حوالے سے میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گی اور باقی ساتھی اس پہ بات کر چکے ہیں لیکن صرف ان کے کردار کے حوالے سے ایک پوائنٹ، ایک Aspect جو Miss ہو گیا تھا، وہ یہی تھا کہ مرحوم نے کبھی بھی اس طرح کی سازشی سیاست نہیں کی کہ ادھر کی بات ادھر اور ادھر کی بات ادھر۔ مرحوم کے حوالے سے کچھ عرصہ پہلے، کچھ دنوں پہلے ہی کی بات ہے کہ ہم خواتین میں کچھ مسئلہ ہو گیا تو باقاعدہ انہوں نے اس میں اپنا ثالثی کردار ادا کیا تھا، کہیں بھی یہ نہیں کیا کہ بھئی اس جنگ کو، جھگڑے کو مزید ہوا دیں۔ جہاں تک ہمایون خان کی Explanation کا تعلق ہے تو میں بالکل اس سے متفق نہیں ہوں، میرے ابھی بھی اس پہ تحفظات ہیں۔ ابھی بھی ایسی کئی باتیں ہیں جس میں میں چاہتی ہوں کہ مجھے مزید اس کی وضاحت مل سکے۔ آج ایک ایم پی اے کے ساتھ ایسا ہوا ہے، کل اوروں کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے لیکن یہ میں اس فورم پہ ان سے وضاحت نہیں مانگوں گی، یہ تعزیتی اجلاس ہے۔ میں نہیں سمجھتی کہ ہمایون خان کا میں شکریہ ادا کروں اور ان کی خدمات میں مزید شکریے کے القابات سے میں ان کو نوازوں۔ میرے اپنے کچھ Reservations ہیں، وہ پیپلز پارٹی کا ساتھی تھا، وہ اپوزیشن کا نہیں تھا اور وہ صرف عبدالاکبر خان کا ساتھی نہیں تھا، یہ ہم سب کا جائنٹ مسئلہ ہے۔ سی ون تھرٹی اگر زخمیوں کو چھوڑ کے آ سکتا تھا واپس، تو پھر اس کا کام کیا تھا؟ وہ Dead body کو بھی لا سکتا تھا۔ (تالیاں) لیکن خوشی اس بات کی ہے کہ

ہمایون خان باقاعدہ وہاں پہ موجود رہے تھے اور پھر جو ہے، لواحقین کے ساتھ انہوں نے اپنا وقت گزارا ہے، ہمارے باقی وزراء بھی اس میں شامل رہے ہیں۔ آخر میں جناب سپیکر صاحب، ایک شعر میں مرحومین کی نذر کرنا چاہوں گی، میں بی بی کی نذر بھی اسے ضرور کرونگی:

وہ اشک بن کے میری چشم تر میں رہتا ہے
عجیب شخص ہے پانی کے گھر میں رہتا ہے
بہت قریب کا رشتہ ہے مرنے والے سے
زمین میں دفن ہے لیکن نظر میں رہتا ہے

بہت شکریہ جی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ زمین خان صاحب، مختصر خبرے او کړئ۔ وہ قرارداد کدھر ہے؟ لا رہے ہیں کہ ۔۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: ډيره شکريه جناب سپيکر صاحب، چه نن په دے افسوسناکه واقعه باندے د يو دوه څلورو خبرو او مرحوم ته د خراج تحسين پيش کولو موقع تاسو راکړه، زۀ ستاسو ډير مشکور يمه۔ جناب سپيکر صاحب، افتخار خان شاګئ ما سره جخت کښيناستو پاڅيدو، مونږ سره ئے ډير نزدے ناسته پاسته وه۔ هغه هميشه د پاره خپل ژوند د جمهوريت د پاره، د دے پاکستان عموماً او د دے پښتونخوا د غريب اولس د حقوقو د پاره، د قانون د حکمرانئ د پاره او د دے پارليمان د بالادستئ د پاره خپلے هلے ځلے کړے وے، خپل جدوجهد ئے کړے وو او نن هغه جدوجهد کښے، د جمهوريت په لاره کښے، د دغه غريب اولس د چغے او د آواز، د هغوی د سربلندئ د پاره چه هغه کومه شمع ژوندئ ساتلو د پاره د بينظيرے بی بی شهيد مزار ته تلو نو په هغه لاره کښے هغه خپله وينه هم ورکړه، مونږه د هغه دے شهادت ته خراج تحسين پيش کوؤ۔ هغه د دے غريب اولس د پاره چه کومه وينه ورکړے ده، هغے ته سلام پيش کوؤ او د هغه د ايصال ثواب د پاره چه کومه دعا دلته کښے اوکړه، مونږه دا دعا کوؤ چه هغوی ته رب ذوالجلال د قيامت په ورځ د عرش معلیٰ د سائے لاندے ځائے ورکړی او د هغه چه څومره وارثين دی، د هغوی د پاره چه کوم قرارداد راځی نو يا زمونږه چه

کوم بل ملګرے وفات شوے دے ، د هغوی د پاره، نو د هغے مونږه حمایت کوؤ۔
ډیره ډیره مننه، شکریه۔

جناب سپیکر: شازیہ اورنگزیب بی بی۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: تهینک یو، مسټر سپیکر۔ زۀ به جی ډیره وړه خبره کومه۔ هغه جی یو ډیر ښه انسان وو، زما خو ورسره ډیر Shortly تعلق پاتے شوے دے ځکه چه اوس زمونږه په اسمبلئ کښے د یو بل سره تعلق پاتے شو۔In fact د هغه تعلق د مردان سره وو، زما د کور سره جخت د هغه کور وو او هغه اوس د دے خپل Death نه بلکه زۀ اوس په چهټئ باندے تلے وومه، د هغے نه مخکښے هغوی ما له Invitation را کړے وو، وئیل ئے جی چه تعلق خو زمونږ د Different پارټیانو سره دے خو چه کله هم تۀ کلی ته راشے نو ضرور به ما سره چائے یا روټئی خورے۔ نو زما دعاګانے د هغوی سره د هغے دنیا د پاره دی جی خو یو ریکوسټ دے ځکه چه مونږ به تعزیت هم کوؤ، مونږ به ټولے ډیرے ښے خبرے کوؤ، I think he was very lucky چه نن ټول پاڅی او د هغوی تعریفی خبرے کوی۔ جناب سپیکر، یو پریکټیکل ورک کول پکار دی او د هغه د پاره، د هغوی د فیملی د پاره Compensation، دا صرف یو Lips service نه دے پکار، دا Practically د هغوی د پاره، یو Compensation د هغوی د فیملی د پاره پکار دے چه کوم Worthy matters دی او دا Ignore کول نه دی پکار نو زۀ به ډیره Grateful یمه که تاسو په دے باندے څه Implementation اوکړئ۔ خبرے ډیرے کیږی، Implementation نه کیږی نو مونږ به ریکوسټ کوؤ چه تاسو د دوئ د پاره څه Implement کړئ۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: انشاء اللہ، انشاء اللہ۔ پرنس جاوید صاحب، اقلیتی برادری کی طرف سے۔

پرنس جاوید: جناب سپیکر، میں اپنی طرف سے اور صوبہ سرحد کے تمام مذہبی واقلیتوں کی طرف سے، محترم جناب، ہمارے مرحوم دوست افتخار خان شاگئی کی اچانک جو وفات ہوئی ہے، وہ ہماری نظر میں شہید ہیں کیونکہ وہ بی بی شہید کے مزار پر عقیدت کیلئے جارہے تھے اور یہ واقعہ پیش آیا تو ان کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ مرحوم افتخار خان شاگئی صاحب بہت ملنسار، عوام دوست اور ایک دوسرے کا غم باٹنے والے شخصیت تھے۔ ان سے ہمارا بہت لگاؤ تھا اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر بہت اچھی اچھی باتیں انہوں نے کیں اور

ہمارے جو مسائل ہیں، ان پر بھی بات کرتے تھے۔ میں ان کی اس خدمت کو خراج عقیدت پیش کرنے کے ساتھ خراج تحسین بھی پیش کرتاہوں اور ان کے علاقے کے جو عوام غمزدہ ہیں، ہم کوشش کریں گے کہ ان کے علاقے کیلئے بھی کام کر سکیں اور وہاں کے عوام کے جو جذبات ہیں، ہم ان کی قدر کرتے ہیں اور ہم اپنے مرحوم دوست کیلئے پھر ایک بار یہ اظہار کرتے ہیں کہ ان کی خدمات کو میں کبھی بھی نہیں بھول سکتا اور تمام صوبے کی مذہبی اقلیتیں بھی نہیں بھول سکتیں۔ خدا تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جاوید بھائی۔ جی، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر، میں درخواست کرونگا کہ رول 240 کے تحت رول 124 کو معطل کر کے ہمیں یہ تین قرار دیں پیش کرنے کی اجازت دے دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> معزز ممبر صاحب نے رول 124 کو رول 240 کے تحت Suspend کرنے کی التجاء کی ہے تاکہ انہیں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ آیا یہ معزز ایوان اس کی اجازت دیتا ہے؟ جو اس کے حق میں ہیں وہ 'ہاں' میں جواب دیں اور جو اس کے مخالف ہیں وہ 'ناں' میں جواب دیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

<u>جناب سپیکر:</u> جی ہاں، قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ معزز ممبر صاحب، ممبران صاحبان اپنی قرارداد پیش کریں۔

قراردادہا

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ ایک قرارداد ہے جس میں محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ ہیں، جناب سکندر شیرپاؤ صاحب ہیں، جناب اکرم خان درانی صاحب ہیں، جناب میاں افتخار حسین صاحب ہیں، جناب شاہ حسین خان صاحب، جناب قلندر خان لودھی صاحب، جناب ثاقب اللہ چمکنی صاحب، جناب ہمایون خان صاحب اور جناب عبدالاکبر خان صاحب ہیں۔ اس میں ایک نام جاوید عباسی صاحب کا بھی ہے۔ "یہ معزز ایوان اپنے ایک معزز رکن افتخار خان شاگئی کی حادثاتی موت پر انتہائی افسوس کا اظہار کرتا ہے اور ان کے پارلیمانی کردار کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور جملہ پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور یہ ایوان اسی حادثے میں زخمی ہونے والے

دونوں اراکین اسمبلی، جناب لیاقت شباب صاحب اور جناب ملک طہماش خان صاحب کے ساتھ بھی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور ان کی جلد صحتیابی کیلئے دعا کرتا ہے۔ یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی بھی سفارش کرتا ہے کہ وہ مرحوم ایم پی اے کے خاندان، بچوں اور بیوہ کیلئے خصوصی مراعاتی پیکج کا اعلان کرے اور یہ بھی کہ دوسرے معزز رکن اسمبلی، جناب اختر نواز خان مرحوم کو بھی اس مراعاتی پیکج میں شامل کرے اور اس قرارداد کی مندرجات کو اسمبلی روایات کا حصہ قرار دے"۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب، تاسو څه وایئ؟

وزیر اطلاعات: جی ما پکښې یوه خبره Add کړې وه چه دیکښې دا 'مراعات' لفظ راځی نو دیکښې Complications دی د فنانس د طرف نه، نو د هغې د پاره د کمیټی جوړه شی چه د دې پیکج تعین او کړی، هغه لږ دغه پکښې شته دے۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر اطلاعات: هغه مونږه لیکلے دے جی۔

جناب سپیکر: وہ آجائے گی، وہ آجائے گی۔ ټهیک شوه جی، هغه به تاسو تیار روئ جی۔

مفتی کفایت اللہ: دوه نور دی نو هغه بیا وروستو او کړم؟

جناب سپیکر: ہاں جی؟

مفتی کفایت اللہ: په دوه نورو باندې هم مونږه اتفاق کړې دے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، مجھے اجازت دے دیں کہ میں اس میں Amendments add کروں۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔ مائیک آن کریں ان کا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آخر میں یہ کہ "اس عمل کو مکمل کرنے کیلئے اسمبلی کی ایک خصوصی کمیٹی بنائی جائے جو اپنی رپورٹ تین دن میں پیش کرے"۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: هغه دغه ما ته تاسو۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: تعین به او شی کنه جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شو۔ اچھا ابھی، بس ستاسو خو د پړهاؤلو ضرورت نشته کنه، هغوی نوم واغستلو، د ټولو نومونه ئے واغستل۔ Now the question is that the resolution moved by the Honourable Members/ Ministers may be adopted?

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ یہ جی With amendments کرلیں۔

Mr. Speaker: With amendments, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. (Applauses)

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ ایک اور قرارداد ہے، اس کی اجازت دے دی جائے۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: اس کے اندر بھی وہ تمام ساتھی شامل ہیں جن کے میں نے پہلی قرارداد میں نام لیے اور ہمارا آپس میں بھی اتفاق ہوگیا ہے کہ "یہ معزز ایوان غزہ کی پٹی پر اسرائیل کے مظالم اور بربریت کی وجہ سے معصوم اور بے گناہ فلسطینیوں کے قتل عام پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور عالمی برادری سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ خونخوار درندے اسرائیل کو مزید قتل وخون سے روکے اور یہ معزز ایوان قرار دیتا ہے کہ پاکستان سمیت تمام عالم اسلام مظلوم فلسطینیوں کا ساتھ دے"۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب، تاسو پرے څه وئیل غواړئ؟

وزیر اطلاعات: دا چه ټول ئے اووایو نو بنه به وی چه چا کړے دے دا قرارداد۔

جناب سپیکر: دا خو د ټولو د طرفه دوئ اووئیل خو نه تاسو ټول ئے وئیل غواړئ؟

وزیر اطلاعات: په هغے بل باندے بحث شوے وو خو په دے باندے بحث نه دے شوے-----

(قطع کلامیاں/ شور)

جناب سپیکر: نه، نومونه ئے پکښے د ټولو اووئیل کنه۔

وزیر اطلاعات: نه جی په هغے بل باندے بحث اوشولو او په دے باندے بحث نه دے شوے چه هر سړے ئے پخپله پیش کړی، دا فلسطین هم ډیره اهم ایشو ده۔

جناب سپیکر: ٹهیک شوله۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: وایه بی بی، بسم اللہ۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر، یہ رول 124 جو ہے سر، یہ Basically ایک قرارداد پر Binding ہے Fifteen days، اس رول کو آپ Relax کرالیں۔ جناب سپیکر، انہوں نے ایک قرارداد کیلئے رول Suspend کیا ہے، اب اگر دوسری قرارداد پیش کریں گے جناب سپیکر، تو وہی رول دوبارہ Suspend کرانا ہوگا۔

جناب سپیکر: دوبارہ اس کی کیا؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، وہ جو رول ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، پہلے یہ-----

جناب سپیکر: هغه مخکښے وئیلی وو چه د دریے واړو د پاره اجازت غواړمه۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: انہوں نے تین کا کہا تھا، انہوں نے تین کا کہا تھا۔

جناب عبدالاکبر خان: ایک کا کہا تھا۔

جناب سپیکر: نه د دریے واړو د پاره وو جی۔ بی بی، بس اوشولو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ "یہ معزز ایوان غزہ کی پٹی پر اسرائیل کے مظالم اور بربریت کی وجہ سے معصوم اور بے گناہ فلسطینیوں کے قتل عام پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور عالمی برادری سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ خونخوار درندے، اسرائیل کو مزید قتل و خون سے روکے اور یہ معزز ایوان قرار دیتا ہے کہ پاکستان سمیت تمام عالم اسلام مظلوم فلسطینیوں کا ساتھ دے"۔

جناب سپیکر: جی سکندر خان شیرپاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: مهربانی، جناب سپیکر۔ "یہ معزز ایوان غزہ کی پٹی پر اسرائیل کے مظالم اور بربریت کی وجہ سے معصوم اور بے گناہ فلسطینیوں کے قتل عام پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور

عالمی برادری سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ خونخوار درندے اسرائیل کو مزید قتل وخون سے روکے اور یہ معزز ایوان قرار دیتا ہے کہ پاکستان سمیت تمام عالم اسلام مظلوم فلسطینیوں کا ساتھ دے"۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی ہمایون خان۔

<u>جناب محمد ہمایون خان(وزیر خزانہ):</u> "یہ معزز ایوان غزہ کی پٹی پر اسرائیل کے مظالم اور بربریت کی وجہ سے معصوم اور بے گناہ فلسطینیوں کے قتل عام پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور عالمی برادری سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ خونخوار درندے، اسرائیل کو مزید قتل وخون سے روکے اور یہ معزز ایوان قرار دیتا ہے کہ پاکستان سمیت تمام عالم اسلام مظلوم فلسطینیوں کا ساتھ دے"۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی میاں افتخار صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> جناب سپیکر صاحب،"یہ معزز ایوان غزہ کی پٹی پر اسرائیل کے مظالم اور بربریت کی وجہ سے معصوم اور بے گناہ فلسطینیوں کے قتل عام پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور عالمی برادری سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ خونخوار درندے اسرائیل کو مزید قتل وخون سے روکے اور یہ معزز ایوان قرار دیتا ہے کہ پاکستان سمیت تمام عالم اسلام"، زۂ بہ جی دلتہ اووایم چہ "تمام دنیا مظلوم فلسطینیوں کا ساتھ دے" عالم اسلام سرہ دنیا ھم پکار دہ کنہ، کہ ټولہ دنیا وی نو بدہ دہ؟

<u>جناب سپیکر:</u> بل شوک ئے خو نہ پیش کوی؟

<u>آوازیں:</u>نہ۔

<u>Mr. Speaker</u>: Okay, the question is that the resolution moved by the Honourable Members/Ministers may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The resolution is adopted unanimously. Jee Kifayat ullah Sahib.

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> یہ تیسرا ہے جی۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> دا یو خو مونږ لہ را کړہ کنہ چہ مونږہ ئے پیش کړو، ټول د پخپلہ اووئیل۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> نہیں، یہ تو بالکل حکومت کی ڈیوٹی ہے، یہ میں میاں صاحب کو بھی دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: څه ورکړه ورله۔ میاں صاحب کو دے دیں جی، شکریہ۔ میاں افتخار صاحب، اس قرارداد کو آپ۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: یہ جی ان سب لوگوں کی طرف سے ہے۔

(قطع کلامیاں/شور)

مفتی کفایت اللہ: سب کی ہے۔

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: زۀ جی د مفتی صاحب قدر کومه، ما خو خبره اوکړه او هغوی یکدم اومنله، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریه۔ نن بنه ماحول دے او دا تعزیتی اجلاس دے نو ډیر بنه، خدائے د خوشحاله لری، دغه شان ماحول ټول عمر له چه دا سے اوساتلے شی۔

وزیر اطلاعات: آمین۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

وزیر اطلاعات: "یہ اسمبلی بونیر میں 'خود کش' دھماکے کی پرزور مذمت کرتی ہے، اس حادثے میں شہید ہونے والوں کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے اور ان کے لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور اس حادثے میں زخمی ہونے والوں کی صحت یابی کیلئے خداوند کریم سے دعا کرتی ہے"۔

مفتی کفایت اللہ: یو عرض کومه جی۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: انہوں نے جی ایک لفظ 'خود کش' استعمال کیا، تو یہ لفظ 'خود کش' نہیں، 'خود کُش' ہے۔ یہ فارسی کا لفظ ہے، 'کُش' کے معنی قتل کر دینا اور 'کش' کے معنی کھینچنا۔ 'خود کش' ، کسی کو گھسیٹ دینے کو 'خود کش' کہتے ہیں اور جان سے مار دینا یا اپنے آپ کو اڑا دینا، یہ 'خود کُش' ہے۔ اگر میری اسی وضاحت سے برا نہ جانے، اگر وہ یہ اپنی اصلاح کر لیں تو آئندہ کیلئے 'خود کُش' استعمال کیا کریں۔

وزیر اطلاعات: زۀ ورسره څکه منم چه د ملیانو د میاں ګانو نه لرۀ اردو بنه وی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی سکندر خان شیر پاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: دا به جی ښه وی چه که حکومت ته مونږه دا مطالبه هم اوکړو چه دغه کوم کسان چه پکښے شهیدان شوی دی چه د هغوی د پاره د Compensation څه اعلان اوشی او دا کوم چه زخمیان دی، چه د هغوی د پاره هم دغه اوشی، نو دغه۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: دا د قرارداد حصه نه ده خو زمونږه خپل یو طریقه کار دے۔ د شهیدانو د پاره دغه شته دے، دا په حکومت باندے Binding ده چه د مړی د پاره یو لاکھ، د شدید زخمیانو د پاره پنځوس زره روپئ او معمولی زخمیانو د پاره پینځویشت زره روپئ دی۔

Mr. Speaker: Now…..

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: زهٔ یو عرض کومه جی چه مونږه په خپل وخت کښے داسے کار کولو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مائیک آن کریں اکرم خان درانی صاحب کا۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، مونږه داسے کار کړے وو چه کم از کم په لس ورځے کښے به د هغے سړی کور ته چیک رسی او دا که ریکارډ اوکتے شی نو بیا مونږ سات دن کړے او هغه کور ته به په سات دن کښے دننه دننه متعلقه ایم پی اے د دے هاؤس چه د چا په حلقه کښے به واقعه وه، هغه ته به مونږه چیک ورکړلو۔ هغه ایم پی اے به پخپله لاړو او هلته به هغے کورنئ ته لاړو او هغوی سره به په غم کښے هم شریک شو۔ اوس جی ډیر په ادب سره، درے میاشتے زمونږه د بنوں والا شوے دی، هغوی ته نه دی رسیدلی او په بډه بیره کښے شوی دی، هغوی ته نه دی رسیدلی جی، په ډی آئی خان کښے جی واقعه شوے ده، هغوی ته په درے څلورو میاشتو کښے هم نه دی رسیدلی نو زهٔ به ګورنمنټ ته جی دا ریکویسټ کومه، بشیر خان هم ناست دے، که دا هاؤس نن دا فیصله اوکړی نو زمونږ د کلرک به څه کار وی چه هلته کښے دوئ چیک نه شی جوړولے؟ هوم ډیپارټمنټ، چه دومره اهم خبره وی او هوم ډیپارټمنټ سره دومره

وخت نه وی چه یو سړے دے ، د هغه کور په وینو کښنے لت پت دے او دوئ پینځه ورځو کښنے د هغوی کور ته چیک نه شی رسولے نو زهٔ به دا گزارش اوکړمه چه کم از کم چه څومره په دے صوبه کښنے شوی دی، که د چا هم پینډنگ وی چه هغه هغے کورونو ته د متعلقه ایم پی اے په لاس باندے اورسوی او کم از کم ټائم د دے لس ورځے Binding شی چه لس ورځو نه زیات ټائم به نه تیروی او بیا چه چرته په تکلیف ټائم کښنے تهٔ لږ څه ورکړے نو د هغے کور هغه سړے خو تهٔ نه شے ورکولے خو هغه غم به ئے ورسره کم شی۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب، سینیئر منسٹر۔ جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): جناب سپیکر صاحب، درانی صاحب خبره اوکړله۔ داسے ده چه حکومت، څنګه چه مونږه اعلان کوؤ، لږ تحقیق په دے زیات کوؤ چه د غلط سړی لاس ته دا پیسے لاړے نه شی او دا زمونږه فیصله ده او په فلور آف دی هاؤس مونږه Commitment کوؤ چه مونږه پیسے ورکوؤ او دا Assurance ورله هم ورکومه چه زر تر زره به انشاء الله ملاویږی۔ په دیکښنے دا ده چه ډی سی او صاحب د هغوی نه لږ پوره ډیټیل واخلی او بیا ډیپارټمنټ ته راشی او بیا چیک ایشو شی، نو انشاء الله دوئ ته دا تسلی ورکومه۔۔۔۔

(مداخلت)

سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): پاخئ مه، چه بالکل هغه لس ورځو کښنے به کوشش اوکړو چه لس ورځو کښنے دننه دننه هغوی ته پیسے ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: لس ورځو کښنے دننه ټهیک دی جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): چه چرته چا ته نه دی ملاؤ شوی، هلته به هم زر تر زر ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی، دس دن کښنے د غه شو۔ Now the question is that the resolution moved by the Honourable Members/Ministers may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is adopted unanimously. (Applause)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اگر وہ کمیٹی ہم بنالیں تو وہ تین دن میں ہو جائے گا۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: وہ کمیٹی میں کر رہا ہوں، میں کمیٹی کر رہا ہوں لیکن ایک چیز ضروری مجھ سے رہ گئی تھی۔ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: محترمہ ستارہ ایاز صاحبہ، وزیر سماجی بہبود، 29 دسمبر 2008تا4 جنوری 2009: جناب ظاہر شاہ صاحب، ایم پی اے، 29 دسمبر 2008 کیلئے: جناب وجیہہ الزمان خان، ایم پی اے، 29 دسمبر 2008 کیلئے: جناب کشور کمار صاحب، ایم پی اے، 29 دسمبر 2008اور30 دسمبر 2008: جناب احمد خان بہادر صاحب، ایم پی اے، 29 دسمبر 2008 کیلئے: جناب زیاد اکرم خان درانی صاحب، 29 دسمبر 2008 کیلئے: جناب مرید کاظم شاہ صاحب، ایم پی اے، 29 دسمبر 2008 کیلئے۔ Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted. لاء اینڈ آرڈر پر بحث کل جاری رہے گا۔ The sitting is adjourned till 10 a.m. of tomorrow morning. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 30 دسمبر 2008ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)